سہ ماہی اخبار خیر خواہی خودکشی نمبر

خودکشی جیسے مہلک گناہ سے امت مسلمہ کو باخبر کرنے اور اس سے بچانے کے لئے اس اخبار کو گھر گھر پہنچائیں !خود پڑھیں اور آگے بھی پڑھنے کی تلقین کریں!اس کو عام کریں!

خودکشی نمبر سہ ماہی اخبار خیر خواہی حسین خانوالا ہٹھاڑ قصور

شمارہ

9فروری2013

کاوش

ابن بشیر الحسینوی الاثری مدرس جامعہ محمد بن اسمعیل البخاری گندھیاں اوتاڑ قصور

ناشر

مرکز التحقیقات الاثریۃ حسین خانوالا ہٹھاڑ قصور

0306 5094013

مرکز التحقیقات الاثریۃ کے مقاصد

۱:اللہ تعالی نے ہمارے دل میں یہ بات پختہ کی ہے کہ دین اسلام کی خدمت سے بڑھ کر کوئی کام نہیں اس لئے پوری زندگی قرآن وحدیث کی ہدایات کو پوری امت مسلمہ میں ہر لحاظ سے عام کرنا ہے ان شاء اللہ اسی کی خاطر سہ ماہی اخبار خیر خواہی کو فری گھر گھر پہنچایا جاتا ہے، تاکہ گھر بیٹھی مائیں اور بہنیں بھی دینی تعلیمات سے اپنے دلوں کو منور کریں۔

۲:لوگ قرآن وحدیث سے بہت دور نظر آتے ہیں اور مختلف گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں ان کا تزکیہ اور تصفیہ کرنا ہے۔

۳ :اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام بر حق عام ہو۔

۴: دینی کتب اور لٹریچر شایع کرنا۔ اب تک ا: شرعی احکام کا انسائیکلوپیڈیا، ۲: آو عمل کریں کتب شایع کی گئی ہیں اور کئی ایک کتب پر کام جاری ہے۔

۵: انٹرنیٹ پر کام کرنا اور اس پر فرق باطلہ چھائے ہوئے ہیں ان کی حکمت و دلائل و براہین کے ساتھ تردید کرنا۔ اس کے تحت انٹرنیٹ پر بھی ہر طرح دین کو عام کیا جا رہا ہے بلکہ اللہ کی توفیق سے فیس بک، سکائیپ، ویب سائٹس، فورمز اور بلوگز اسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں اور ان پر دن رات کام کیا جا رہا ہے، اب تک سینکڑوں علمی و تحقیقی مضامین اصلاحی اور فرق باطلہ کے رد میں انٹرنیٹ پر شایع کیے گئے ہیں اور سینکڑوں افراد کی دینی رہنمائی بالواسطہ کی جا رہی ہے۔

٦: فن حدیث میں افرد کو تیار کرنا اس کی خاطر سبیل النجات کے نام سے ایک فری آن لائن مدرسہ قائم کیا ہوا ہے والحمدللہ۔ جس میں پوری دنیا سے طلبا فن حدیث پر عبور حاصل کر رہے ہیں۔ اور پیش آمدہ مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔

۷: غرباء اور مستحق مدارس کے ساتھ تعاون ان کے اشتہارات شایع کرنے کی صورت میں تاکہ مخیر حضرات ان سے تعاون کریں اور دین کے مراکز قائم اور دائم رہیں۔ ہم جو بھی اشتہار شایع کرتے ہیں وہ سو فیصد سچ پر مبنی ہوتا ہے

9: ہر اچھا کام جس سے دین اور مسلمانوں کی خیر خواہی ہو سکے اس کو عام کرنا۔

۱۰: اللہ تعالی نے ہم کو دو عظیم انقلابی نعمتیں عطا فرمائی ہیں زبان اور قلم ان کو دین کی سربلندی کے لئے ہر وقت استعمال کرنا۔ والحمدللہ۔

یہ ساری کاوش محض اللہ تعالی کی توفیق و نصرت سے ہی ممکن ہے ورنہ ہمارے بس کی بات نہیں ابھی کئی ایک نئے منصوبوں پر عمل کرنا ہے جس کے لئے تمام حضرات ہمیں اپنی خصوصی دعاوں میں یاد رکھیں اور ہر طرح سے دین کو عام کرنے میں ہمارا ساتھ دیں۔

الداعی الی الخیر: انتظامیہ مرکز التحقیقات الاثریۃ حسین خانوالا ہٹھاڑ قصور 03065094013، alhusainwy@gmail.com

اور خودکشی عام ہو رہی؟

موجودہ معاشرے میں لوگ اسلام سے دور ہوتے جارہے ہیں اس کے نتیجے میں بھیانک اور مہلک گناہوں میں زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ بے علمی کی انتہائی ہے کہ ذرہ سی بات پر اپنے آپ کو موت کی گھاٹ اتار دیتے ہیں !!شاید ایسے لوگوں کو علم نہیں ہے کہ اس طرح کرنے سے مصیبتیں دور نہیں ہوتیں بلکہ ہمیش ہمیش مصیبتیں اور تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں !شاید اچھی تربیت کا بھی فقدان ہے والدین اور اساتذہ لوگوں کی اس طرح تربیت نہیں کر رہے جس طرح کرنی چاہئے کہ ان میں صبر و تحمل کا جزبہ پیدا کیا جائے اور قرآن وحدیث کو مضبوطی سے پکڑنے کا حرص پیدا ہو۔ تقوی جیسی عظیم نعمت سے لذت اٹھائیں ، میڈیا، انٹرنیٹ کے غلط استعمال نے بھی لوگوں میں خودکشی کے عناصر کو جنم دیا ہے کہ کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں، اسی طرح لوگ تو نماز کے قریب نہیں آتے اسلامی احکام سے دور، دور نظر آتے ہیں وہ خودکشی نہ کریں تو اور کیا کریں، جتنے بڑے گناہ ہیں وہی ہمارے معاشرے میں زیادہ ہو رہے ہیں۔ خودکشی میں ملوث مرد وخواتین ہی نہیں بلکہ بچے بھی شامل ہیں !!!چند دن پہلے ایک بزرگ نے مجھے کہا کہ میرا چھوٹا بچہ اپنی امی سے کہتا ہے کہ مجھے فلاں سکول سے اٹھالو ورنہ میں چھت سے چھلانگ لگا دوں گا!!!روزانہ اخبارات میں یہ خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ باپ نے تھوڑا سا ڈانٹا تو بیٹے نے اسی وقت کہہ دیا کہ میں ابھی خودکشی کر رہا ہوں !بیٹی کی بات نہ مانی تو اس نے خودکشی کرلی، غربت کی وجہ سے اپنے آپ کو موت کی گھاٹ اتار لیا!میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا تو خاوند یا بیوی نے بجلی کو ہاتھ لگا لیا!انصاف نہ ملنے پر اپنے آپ کو مار ڈالا!اس طرح کی خبریں ہمیں روزانہ اخبارات میں پڑھنے کو ملتی ہیں !!یہ لوگ قصوروار ہیں کہ انھوں نے خودکشی کا ارتکاب کیا لیکن ہم نے ان کو اس سے بچانے کے لئے ان کی دینی تعلیم وتربیت کا کیا کوئی خاص انتظام کیا جس میں نوجوان طبقہ کو اسلامی تربیت پر مشتمل کورسز کروائے جائیں، ان کی تربیت کی جائے اور ان میں صبر و تحمل پیدا کیا جائے !اگر انتظام ہے تو الحمدللہ ورنہ جلدی شروع کیجئے والدین اور اساتذہ خصوصی توجہ دیں اپنے سکولز ،یونیورسٹیوں ،کالجوں ، محلوں اور گھروں میں خودکشی کی مذمت اور صبر پر لیکچرز کا اہتمام کروائیں تاکہ امت مسلمہ اس کبیرہ گناہ سے باز آجائے۔

اس کبیرہ گناہ سے امت مسلمہ کو بچانے کی خاطر حقیقت پر مبنی ایک پیغام شایع کیا جارہا ہے شاید کوئی مسلمان خودکشی جیسی لعنت سے باز رہے اور تکالیف میں صبر اور ثابت قدمی کو اپنا شیوہ بنائے۔ خودکشی ایک کبیرہ گناہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ہتھیار سے خودکشی کرے تو جہنم میں وہ ہتھیار اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور اس ہتھیار سے جہنم میں وہ شخص خود کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا اور جو شخص زہر سے خودکشی کرتا ہے وہ جھنم میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ پہاڑ سے گرتا رہے گا۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ نووی لکھتے ہیں:خودکشی کبیرہ گناہ ہے لیکن کفر نہیں ہے اس کے ارتکاب سے انسان دائمی جھنمی کیوں ہے ؟اس کے دو جواب ہیں:ا:جس شخص نے خودکشی کو حلال سمجھ کر کیا حالانکہ اس کو خودکشی کے حرام ہونے کا علم تھا لیکن اس نے اس کو حلال سمجھا اس لئے ہمیشہ جھنم میں رہے گا۔۲:اس حدیث میں ہمیشہ سے مراد زیادہ وقت ہے یعنی وہ شخص زیادہ وقت عذاب میں مبتلا رہے گا

۔

نوٹ:اگر اللہ تعالی چاہے تو اس کو معاف بھی کر سکتا ہے اس مسئلے پر آگے بحث ہو گی۔خودکشی کرنے والے ذرہ سوچ!

کہ اللہ تعالی نے تیری قسمت میں کتنی خوشیاں لکھی ہیں، کتنی نیک صالح اولاد لکھی ہے، کتنی جائیداد لکھی ہے، کتنی کاریں اور کوٹھیاں بنگلے لکھے ہیں، لیکن تو ان کو لینے سے انکار کر رہا ہے

اب تو شاید غریب ہے لیکن کل کو تیرا مستقبل کتنا روشن ہونا ہے ،اب شاید تجھے پریشانیاں لاحق ہیں لیکن کل تجھے کتنی خوشیاں ملنے والی ہیں۔کچھ تو سوچ!صرف آج کو چھوڑ دے کل پر نظر رکھ ،موت تو آنے ہی والی ہے اللہ تجھے زندگی دینا چاہتا ہے لیکن تو اللہ تعالی سے اعلان جنگ کر رہا ہے اور خودکشی کر رہا ہے نہ جانے تجھ سے کتنے لیڈر اور کمانڈر اللہ تعالی نے پیدا کرنے ہیں، کتنے ولی اور محدثین تیری اولاد میں ہونے ہیں، کتنے سپہ سالار اور مجاہدین کا تو نے باپ بننا ہے !!!میری یہ باتیں بار بار پڑھ اور خودکشی سے باز آجا۔۔۔یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ ایک تنگی کے بعد دوہری خوشیاں ملتی ہیں ان کا انتظار کر۔۔آج تو اکیلا ہے کل تیری ایک فوج ہو گی جن کی تو تربیت کرے گا اور کسی کا خاوند کسی کا باپ کسی کا نانا کسی کا دادا کسی کا استاد بننے والا ہے ،ہو سکتا ہے اللہ تجھے کتنی عزتوں سے سرفراز کرے۔یہ کسی کو نہیں معلوم کہ آج وہ جیلوں میں پھنسا پریشان ہے اور کل کو وہی ملک کا صدر بننے والا ہو۔آج گداگر ہے تو کل کو وزیراعظم کا باپ بننے والا ہے۔۔۔دیکھ اپنے ارد گرد سوال کر اپنے والدین سے کہ فلاں کو اتنی عزت کیوں ملی؟فلاں امیر کیسے ہوا؟فلاں جاگیردار کیسے بنا؟؟؟ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہم پر ایک وقت وہ بھی تھا کہ ہمارے والد محترم نے ہماری امی سی کہا کہ میرا آم کھانے کو دل کرتا ہے امی جواب دیتی ہے کہ تمہیں آم کھلاوں یا بچوں کے پیٹ بھروں !!؟؟وہ دوست کہنے لگا کہ الحمدللہ یہ وقت ہے ہمارے صرف ایک بھائی کی ماہانہ تنخواہ پچاس ہزار سے زیادہ ہے باقیوں کے کاروبار الگ ہیں !!!!!

خودکشی کرنے سے پہلے فون کریں!

اگر کسی نے خودکشی کا ارادہ کیا ہے تو پہلے ایک بار رابطہ کرے

ان نمبروں پر: جاز:03065094013

یو:03024056187

زونگ:03124178546

سکائیپibrahim.alhusainwy:

فیس بکibnebashir alhusainwi:

ای میلalhusainwy@gmail.com:

ضرور اپنی پریشانی کا حل پائے گا، یہ صرف اس ارادے کے تحت عمل شروع کیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: جس نے ایک شخص کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ خود کشی کرنے کے بعد!

جب کوئی اس کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو لوگ برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں! مثلا یہ جہنم میں جائے گا! اس نے بہت برا کام کیا ہے ؟ یہ کمزور نکلا ہے ؟ اس نے بے صبری سے کام لیا ہے ؟ اس میں عقل نہیں تھی کیا؟ یہ اللہ تعالی کو کیسے حساب دے گا؟ کئی علماء کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے اس کا جنازہ نہیں پڑھنا؟؟؟!! اس کے رشتہ دار بہت زیادہ پریشان ہوتے ہیں اور نہ جانے ان پر کیا گزرتی ہے!! خود کشی کرنے والے یہ باتیں بھی یاد رکھنی چاہئے!! خود کشی سے آرام نہیں ملتا بلکہ اپنے آپ کو جھنم کے سپرد کرنا ہے، عذاب قبر کے سپرد کرنا ہے کون ہے عقل مند جو چھوٹی مصیبت سے نکال کر اپنے آپ کو جھنم کے حوالے کرے!! دنیاوی مصیبتیں چھوٹی پریشانیاں ہیں اس میں تو دلاسہ دینے والے اور سمجھانے والے بہت زیادہ ہوتے ہیں غم ہلکہ ہو ہی جاتا ہے، پریشانی ختم ہو ہی جاتی ہے لیکن قبر میں جھنم میں کوئی بھی سمجھانے والا دلاسہ دینے والا نہیں ہوتا!! کیوں یہ غلطی کر رہے ہو! صبر کرو! جلد ہی پریشانی دور ہو جائے گی، اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں، نیک لوگوں اور علماء میں سے کسی سے مشورہ کریں! خود کشی کیا اللہ تعالی سے جنگ نہیں!

جی ہاں خود کشی اللہ تعالی سے جنگ ہے اس لیے خود کشی کرنے والا ناکام رہے گا اللہ تعالی کو غصہ آتا ہے کہ میرا بندا ہو کر مجھ سے جھنگ کر رہا ہے!! میں تو اس کو زندگی دینا چاہتا ہوں مگر یہ ختم کرنا چاہتا ہے!!

خود کشی کرنے والا پہچانا جاتا ہے اسے پہچانیے اور اس کا خیال رکھیے ؟!!اہم بات یہ ہے کہ خود کشی کا ارادہ دراصل ایک خاص ذہنی کیفیت میں کیا جاتا ہے،ڈپریشن،افسردگی کی انتہائی کیفیت ہے جس میں انسان کے مجموعی جسمانی افعال متاثر ہوتے ہیں۔ڈپریشن کا شکار ہونے والا انسان انتہائی تھکاوٹ اور بے چینی محسوس کرتا ہے اسے اپنی لاچارگی کا حد درجہ احساس ہوتا ہے اس کیفیت میں بھوک پیاس بھی نہیں لگتی،دنیا اسے تاریک اور زندگی بے معنی محسوس ہوتی ہے انسانی سوچ کے اس حد تک پہنچنے کے پیچھے جو عوامل کارفرما ہوتے ہیں ان میں پے درپے ناکامیاں ،صدمات،رکاوٹیں اور تناوزدہ ماحول سرفہرست ہیں۔وہ کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا،اور اشاروں میں کہتا پھرتا ہے کہ فلاں وقت یا دن میرا آخری دن ہے،وجہ پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں کبھی نہیں بتاوں گا!!جب کسی کی اس طرح کی صورت حال ہو تو ہمیں اس پر کڑی نگرانی کرنی چاہئے،اس کو اکیلے کو نہیں رہنے دینا چاہئے بلکہ ہر وقت کوئی نہ کوئی اس کے پاس ضرور موجود ہو،تاکہ وہ اس عمل سے باز رہ سکے،اگر ممکن ہو سکے تو دینی پروگرام یا میٹنگ میں ساتھ لے جائیں تاکہ اسے سکون ملے اگر اس کی پریشانی کا تناو زیادہ محسوس ہو رہا ہو تو اسے نشے کی عارضی سی کوئی چیز کھلا دی جائے تاکہ کچھ دیر سونے کے بعد اٹھے گا تو سکون محسوس کرے گا۔میرے خیال میں خود کشی ایک بہت بڑا گناہ ہے اس سے بچانے کے لئے جو بھی کام کرنا پڑے کریں لیکن اس کو خود کشی سے بچائیں۔نوٹ:نشہ حرام ہے اس میں کوئی شک نہیں جو ہم نے کہا ہے اس سے مقصود خود کشی سے بچانا ہے اور کوئی مقصد نہیں! خود کشی سے چھٹکارہ کیسے ممکن ہے!

درج ذیل باتوں پر عمل کرنے سے اس کبیرہ گناہ سے چھٹکارہ ممکن ہے مثلا

۱:قرآن وحدیث کا مطالعہ کریں۔

۲:اپنے اندر اللہ تعالی کا ڈر پیدا کریں۔

۳:علمأکرام اور نیک لوگوں سے رابطہ رکھیں اور ان کے پاس بیٹھنے کی عادت بنائیں اپنی تکالیف ان کے سامنے بیان کریں اور ان کا حل تلاش کرتے رہیں۔

۴:آخرت کی خطرناک سزاوں کو کبھی نہ بھولیں!

۵:پریشانی اور مصیبت میں صبر کرنا فرض ہے اس پر عمل کریں!

کیا خودکشی کرنے والے کے لئے بھی معافی ہے؟

مفتی پاکستان استاد محترم حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: خودکشی واقعی بہت بڑا جرم "خلود فی النار" (جہنم میں ہمیشہ رہنے) کا موجب ہے مگر یہ کہ اللہ کو کوئی نیکی پسند آجائے تو ممکن ہے نجات کا ذریعہ بن جائے جس طرح کہ ایک مہاجر کے بارے میں صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ اس نے تکلیف کی وجہ سے انگلیاں جوڑوں سے کاٹ دیں۔ خون بہہ نکلا، اس سے موت واقع ہوگئی۔ بعد میں ایک دوست (طفیل دوسی رضی اللہ عنہ) بحالت خواب ملاقات ہوئی۔ دریافت کیا کیا حال ہے؟ کہا میری ہجرت کی وجہ سے اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ کہا ہاتھ کیوں ڈھانپ رکھا ہے؟ کہا رب نے فرمایا: اس فعل کا ارتکاب چونکہ تونے کیا ہے لہذا اسے خود ہی درست کرو۔ نبی ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا تو فرمایا: اللھم ولیدیہ فاغفر "اے اللہ اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما۔ (صحیح مسلم:) اس واقعہ سے معلوم ہوا (اگر خودکشی کرنے والے کا کوئی اچھا عمل ہے جس سے اللہ تعالی راضی ہے مثلا والدین کی خدمت، سخاوت وغیرہ تو اللہ تعالی اس کو خودکشی کرنے کے باوجود بھی معاف فرمادیں گے لیکن وہ خودکشی کو حلال نہ سمجھتا ہو۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے) کہ خودکشی کرنے والے کے لئے بخشش کے لئے دعا ہوسکتی ہے۔ دوسرا قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کے چاہے معاف کر دے۔ (النساء:۱۱۶) اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا شرک کے علاوہ جملہ گناہوں سے درگزر ممکن ہے۔ اس کے عموم میں خودکشی بھی شامل ہے اور جہاں تک اس حدیث (خودکشی کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا) کا تعلق ہے جو سائل نے ذکر کی ہے، اس کی تاویل طول مکث (زیادہ مدت رہنے) سے ممکن ہے (یا اس شخص کے لئے ہے جو خودکشی کو حلال سمجھ کر کرتا ہے) جس طرح کہ قرآن مجید میں ایک آیت: اور جو شخص مسلمان کو قصدا مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں ہمیشہ (جلتا) رہے گا (النساء:۹۳) کی تاویل و تفسیر طول مکث یعنی عرصہ دراز سے کہ گئی ہے۔ (فتاوی ثنائیہ مدنیہ جلد:۱ صفحہ ۸۶۴۔۸۶۵) برائیکٹوں کی عبارتیں میری طرف سے ہیں۔ الحسینوی۔ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ اور اس کے لئے بخشش کی دعا کرنا:

سماحۃ الشیخ مفتی سعودی عرب ابن باز رحمہ اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہیں: خودکشی کرنے والے کو غسل دیا جائے گا، اس کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا۔ اور اسے مسلمانوں کے ساتھ ہی دفن کیا جائے گا اس لئے کہ وہ گناہ گار ہے، کافر نہیں، کیونکہ خودکشی معصیت ہے کفر نہیں

،لہذا جو شخص خود کشی کرے ،والعیاذ باللہ اسے غسل دیا جائے گا،اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے کفن دیا جائے گا لیکن معروف عالم دین اور ایسے لوگوں کو جن کی خاص اہمیت ہو،چاہئے کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ وہ اس کے عمل سے راضی ہیں،اس لئے معروف عالم دین،بادشاہ، قاضی چیئر مین بلدیہ یا میر شہر اس سے نارضی کا کرتے ہوئے جنازہ ترک کر دیں اور یہ اعلان کر دیں کہ خود کشی کرنا غلط ہےء تو یہ ایک اچھی بات ہے لیکن بعض نمازیوں کو اس کی نماز جنازہ پڑھ لینی چاہئے۔(فتاوی اسلامیہ: جلد ۲ صفحہ:۹۹) وہ خود کشی سے کیسے بچا!؟راقم سے کئی مردوں اور عورتوں نے اپنے حالات سے تنگ آکر کہا کہ ہم خود کشی کرنا چاہتے ہیں میں نے ان سے مفصل بات کی اور وجہ پوچھی اور ان کو سمجھایا تو وہ اللہ تعالی کی توفیق سے مطمئن ہو گئے اور اب وہ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں ان سے جو میرے مکالمے ہوئے وہ پڑھیں شاید کہ آپ بھی خود کشی سے بچ سکیں۔دوستوں کے نام صیغہ راز میں رکھتے ہوئے صرف مخفف لکھوں گا۔

الف:بھائی جان میں زندگی سے بہت تنگ ہوں کیوں کہ میں چل نہیں سکتا میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں چلنے سے عاجز ہوں اب میرا زندہ رہنے کو دل نہیں کرتا خود کشی کرنا چاہتا ہوں!

ابن بشیر الحسینوی:میں آپ سے چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں ان پر غور کریں ان شاء آپ ضرور مطمئن ہوں گے۔

۱: آپ ساری عمر تندرست رہے اور تندرستی اللہ تعالی کی طرف سے تھی اب اسی اللہ تعالی نے آپ کو بیمار کیا ہے تو آپ ناشکری کرتے ہوئے اللہ تعالی کی اپنے اوپر بے شمار نعمتوں کو بھلا رہے ہو پہلے تندرستی کی نعمت۔اب بھی تم کھاتے ہوں،بولتے ہوں،سنتے ہو،سوچتے ہو،اپنے اہل وعیال کے پاس ہو سارے تمہاری خدمت کر رہے ہیں،یہ کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔شاید آپ نے غور نہیں کیا کہ چلنا صرف ایک نعمت سے عارضی طور پر محروم ہو اس سے بھی جلد ہی آپ کو شفا مل جائے گی ان شاء اللہ۔ہم آپ کی شادی کریں گے اللہ تعالی آپ سے بہت بڑے نوجوان افراد پیدا کرے گا ان میں سے بعض لیڈر بعض محدثین پیدا ہوں گے آپ کا دنیا میں نام رہے گا۔ان شاء اللہ

۲: آپ فارغ نہ رہیں بلکہ چھوٹا سا کاروبار شروع کریں تاکہ مصروف رہیں جب انسان فارغ رہتا ہے تو ویسے ہی عجیب وغریب باتیں سوچتا رہتا ہے اپنے آپ کو مصرو کرو۔

۳:علماء کرام اور نیک دوستوں سے ملاقاتیں کیا کرو وہ آپ کو سمجھاتے رہیں گے اور آپ کو تسلی دیتے رہے گے آپ کی پریشانی ختم ہوتی رہے گی۔

۴:دینی کتب کا مطالعہ کیا کریں اللہ تعالی آپ سے بڑا دینی کام لے گا ان شاء اللہ۔

ن: بھائی میں آپ کی ان باتوں پر ضرور عمل کروں گا آپ میرے لئے دعا بھی کیا کریں اور جب بھی گاوں آئیں مجھے ملتے رہا کریں اور قیمتی باتوں سے دل کو منور کیا کریں۔

ابن بشیر الحسینوی: جی ضرور میں دعا بھی کروں گا اور گاوں آ کر وقت بھی دیا کروں گا ان شاء اللہ

اللہ کی قسم میرے اس بھائی نے میری باتوں پر عمل کیا اب وہ کئی سالوں سے موبائلوں کی اپنی دکان پر ہوتا ہے اور خوش خرم زندگی گزار رہا ہے والحمد للہ۔ طبیعت بھی پہلے سے کافی بھتر ہے۔ اگر وہ خودکشی کرتا تو دنیا اور آخرت کی رسوائی سے دوچار ہوتا۔

ایک دوسرا دوست:

ب: بھائی جان میں خودکشی کرنا چاہتا ہوں پہلے تین بار کوشش کر بھی چکا ہوں لیکن اللہ تعالی نے مجھے بچایا ہے، میں زندگی سے بڑا پریشان ہوں میری رہنمائی کریں۔

ابن بشیر الحسینوی: محترم آپ اپنی پریشانی کی وضاحت کریں تا کہ میں رھنمائی کر سکوں۔

ب: محترم میں شراب پیتا ہوں اور برے کام بھی کرتا ہوں میرا والد میرے کہنے پر میری شادی نہیں کر رہا اگر میں شراب نہ پیوں اور برا کام نہ کروں تو مرتا ہوں اس لئے خودکشی کرنا چاہتا ہوں!

ابن بشیر الحسینوی: میرے بھائی یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ شادی نہیں ہو رہی ہم آپ کی سفارش کر دیتے ہیں ان شاء اللہ۔ جلدی شادی ہو جائے گی

آپ وقت نکالیں دینی مدرسہ میں داخل ہو جائیں ان شاء اللہ دونوں بری عادتیں جلد ہی ختم ہو جائیں گی اور دینی کتب کا مطالعہ کیا کریں اپنے آپ کو فارغ نہ رکھیں اور تنہائی سے بچیں، شراب پینے سے انسان کا دفاغ ختم ہو جاتا ہے اور جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے بری محفلوں سے بچیں یہ عقیدہ مضبوط کریں کہ اللہ تعالی مجھے ہر جگہ دیکھ رہا ہے۔ میری ان باتوں پر عمل کریں اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

ب: میں آپ کی باتوں پر ضرور عمل کروں گا۔

اللہ کی قسم! اس بھائی نے مدرسہ میں داخلہ لیا اور کافی پڑھا اب بیٹی اور بیٹے کا باپ ہے کئی مرتبہ عمرہ بھی کر چکا ہے اور اچھی ملازمت پر کام کر رہا ہے اور بہت ہشاش بشاش زندگی گزار رہا ہے۔

اگر وہ خودکشی کرتا تو دنیا اور آخرت کی رسوائی سے دوچار ہوتا کیا پریشانی کا حل خودکشی ہے!

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کو تھوڑی سی پریشانی آئے تو وہ فوراً خودکشی کر لیتے ہیں، حالانکہ پریشانیاں ہر وقت نہیں رہتیں بلکہ کچھ عرصہ پریشانی رہی تو پھر ختم ہو جاتی ہے۔ اور پریشانیاں زندگی کا حصہ ہیں ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے تقدیر برحق ہے، فرشتوں اور انسانوں میں اس کبیرہ گناہ سے امت مسلمہ کو بچانے کی خاطر یہ حقیقت پر مبنی ایک پیغام شایع کیا جارہا ہے شاید کوئی مسلمان خودکشی جیسی لعنت سے باز رہے اور تکالیف میں صبر اور ثابت قدمی کو اپنا شیوہ بنائے۔ اس کبیرہ گناہ سے امت مسلمہ کو بچانے کی خاطر یہ حقیقت پر مبنی ایک پیغام شایع کیا جارہا ہے شاید کوئی مسلمان خودکشی جیسی لعنت سے باز رہے اور تکالیف میں صبر اور ثابت قدمی کو اپنا شیوہ بنائے۔ کئی ایک فرق ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ انسان کو پریشانی دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے پریشانی کے وقت اللہ تعالی کو یاد کرنا چاہئے اور علما اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے، تو ان شاء اللہ جلدی ہی پریشانی ختم ہو جاتی ہے! دنیا کی پریشانی چھوٹی ہے اور اس سے نجات پانے کے بے شمار طریقے بھی ہیں لیکن خودکشی کے بعد کی پریشانی بہت بڑی ہے اللہ تعالی سب کو محفوظ فرمائے! خودکشی کرنے والے کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا:

جس سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اس کے اہل و عیال کو چاہئیے کہ اس کے لئے بخشش کی دعا بھی کریں اور صدقہ جاریہ بھی کریں مثلاً مسجد بنا دیں یا مسجد میں کوئی کمرہ بنا دیں یا نیک فقیروں کی سرپرستی کریں یا کوئی دینی کتاب اس کی طرف سے شایع کر دیں، تاکہ اس کا ثواب اسے مسلسل پہنچتا رہے شاید کہ اللہ تعالی اس وجہ سے اسے معاف فرما دے۔

کیا غربت کا حل خودکشی ہے؟

کتنے لوگ صرف اس وجہ سے خودکشی کرتے ہیں کہ غربت ہے!! حالانکہ غربت کے کئی ایک حل موجود ہیں جس پر عمل کیا جائے تو ضرور حالت بہتر ہو گی مثلاً۔ ۱: اللہ تعالی سے دعا کرے کہ اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور میر لئے رزق حلال وسیع فرما۔ ۲: نمازوں کا اہتمام کرے اور کثرت استغفار کرے۔ ۳: محنت مزدوری کرے۔ ۴: کسی سے قرض لینا پڑے تو لے کر اپنا کام چلائے۔ ۵: اپنے والدین اور رشتہ داوں سے

تعاون لے کر کاروبار شروع کرے۔ کتنے ہی لوگ ایسے گزرے ہیں جو بے چارے پتے کھا کر گزارا کرتے تھے اور ساری انسانیت کے سردار ہمارے پیارے رسول ﷺ بھی تو غریب ہی تھے کئی کئی دن گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ اور غربت و امیری اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالی انسان کی حالتیں بدلتا رہتا ہے کبھی امیری اور کبھی غریبی۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ غربت کا حل ضرور ہے لیکن اس کا حل خود کشی ہر گز نہیں ہے۔ اگر میاں، بیوی کا اختلاف ہو جائے تو اس کا حل!

بے شمار لوگ اس وجہ سے خود کشی کر رہے ہیں کہ ان کی میاں بیوی کی آپس میں ناچاکی ہو گئی یا کسی بات پر اتفاق نہ ہوا تو خاوند یا بیوی نے خود کشی کر لی، حالانکہ اس کے کئی ایک حل ہیں خود کشی حل نہیں ہے مثلا

۱: اپنے والدین، بہن بھائیوں یا سسرال کو خبر دی جائے کہ وہ میری بیوی کو سمجھائیں، اس طرح اختلاف حل ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی کا آپسی اختلاف ہو جاتا ہے لیکن اس کا حل خود کشی نہیں بلکہ افہام وتفہیم ہے۔

۲: اگر پھر بھی مسئلہ حل نہیں ہو تا تو فیصلہ کرنے والے محترم شخصیات کو اپنی پریشانی بتائی جائے اور یہ طبقہ ہر ہر جگہ موجود ہوتا ہے وہ بڑے اچھے طریقہ سے مسئلہ حل کر دیتے ہیں اور وہ فریقین کو مجلس میں بلا کر تنبیہ بھی کرتے ہیں کہ آئندہ سے اگر بیوی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی تو اتنا جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

۳: اگر پھر بھی کوئی حل نہ نکلے تو گورنمنٹ عدالتیں کس لئے بنائی گئی ہیں ان کی طرف رجوع کیا جائے اور انصاف کی اپیل کی جائے ضرور مسئلہ حل ہو گا۔

۴: اگر پھر بھی حالات بہتر نہیں ہو رہے تو طلاق دے کر فارغ کیا جائے کیوں کہ طلاق دینا جائز ہے اللہ تعالی کا حکم ہے اس پر عمل کیا جائے اور بہتر بیوی تلاش کر کے دوبارہ شادی کر لی جائے۔

ان چار باتوں میں جس طرح کی مرضی ناچاکی ہے وہ ضرور ختم ہو جاتی ہے اور یہی اس کا حل ہے خود کشی اس کا حل ہر گز نہیں ہے۔

اے خواہشات کے پیچھے بھاگنے والے !خواہشات کو چھوڑ دے

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں: "اے بھائی! اپنے اللہ کی طرف متوجہ ہو اپنی گمراہی اور خواہشات سے باز آ اپنی بقایا عمر اطاعت کے وظائف میں گزار، جلدی کی خواہشات کے ترک پر صبر کر، اے مکلف ہر قسم کے جرائم اور گناہوں سے دور بھاگ کیونکہ دنیا میں اطاعت خداوندی پر صبر کرنا دوزخ پر صبر کرنے سے بہت آسان ہے۔" (بحر الدموع: اردو: ۲۵)

اے مسافر! ایسے غافل کیوں ہے؟، آگے جہنم بھی ہے:

امام ابن جوزی فرماتے ہیں: "برادران گرامی! یہ نیند کیوں ہے تم تو بیدار ہو، یہ حیرت کیوں ہے، تم تو دیکھ رہے ہو، غفلت کیوں ہے تم تو حاضر ہو یہ بے ہوشی کیوں ہے حالانکہ تم چیختے چلاتے ہو۔ یہ سکون کیوں ہے تم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ رہائش کیوں ہے تم نے کل کوچ کر جانا ہے، کیا سونے والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ بیدار ہو جائیں۔ کیا غفلت کے بندوں پر یہ وقت نہیں آیا کہ نصیحت پکڑیں؟ جان لے اس دنیا میں سب لوگ سفر میں ہیں اپنے لئے وہ عمل کر لے جو تجھے قیامت کے دن دوزخ سے نجات دلا سکیں۔" (بحر الدموع: ۴۰۔۴۱)

اے دنیا میں مزے لینے والے آگے موت کو نہ بھول

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں: "اے برادران! غافل پر افسوس ہے کب تک سوتا رہے گا؟ کیا اس کو راتیں اور دن نہیں جگاتے؟ محلات اور خیموں کے مکین کہاں گئے؟ اللہ کی قسم! موت کا پیالہ ان پر بھی گھوم چکا ہے اور موت نے ان کو اس طرح اٹھا لیا ہے جس طرح سے کبوتر دانہ اٹھاتا ہے مخلوق اس میں ہمیشہ نہیں رہ سکتی، صحیفے لپیٹ لئے گئے اور قلم خشک ہو چکے ہیں۔" (بحر الدموع: ۵۸)

اے انسان دینی ذمہ داری کو مت بھول

ابن جوزیؒ فرماتے ہیں: " اے بھائی! کتنے دن ایسے ہیں جو تو نے امید کے سہارے کاٹے ہیں۔ کتنی زندگی ایسی ہے جس میں تو نے اپنی ذمہ داری کو ضائع کیا ہے، کتنے کان ایسے سننے والے ہیں لیکن ان کو خوف دلانا یا تنبیہ نہیں کرتا۔" (بحر الدموع:: ۶۱)

اے بوڑھے لوٹ آدین کی طرف

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں؛" اے زندگی کے حاضر! تو حدود کو بھلا چکا ہے، اپنی مصیبت پر رو، ایسا نہ ہو کہ تو مردود ہو جائے، اے وہ! جس کی بہت سے عمر بیت چکی ہے اور ماضی لوٹ نہیں سکتا تجھے نصیحتوں نے رہنمائی کی ہے اور بڑھاپے نے آگاہ کیا ہے کہ موت قریب ہے اور زبان حال پکار پکار کر کہہ رہی ہے (بحر الدموع:: ٦٤)

اے غافل انسان آخرت کی فکر کر

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں:" اے آدم زاد! تیرے لئے ایک زندگی دنیا کی ہے اور ایک آخرت کی۔ دنیا کی زندگی کو آخرت پر قربان مت کر۔ اللہ کیقسم! میں نے ایسی قوم کو دیکھا ہے جنھوں نے اپنی عاقبت کو دنیا پر ترجیح دی اور ہلاک ہوئے، ذلیل ہوئے اور شرمندہ ہوئے۔"

اے آدم کے بیٹے! دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ ڈال۔ دنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ میں رہے گا۔ آخرت کو دنیا کے بدلہ میں نہ دے ورنہ دونوں میں رسوا ہو گا۔

اے آدم کے بیٹے! جب تو نے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا تو دنیا کی کوئی تکلیف تجھے ضرر نہ پہنچا سکے گی اور سب کی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا تو دنیا کی کوئی راحت تجھے فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔

اے آدم کے بیٹے! یہ دنیا سواری ہے اگر تو اس پر سوار ہو گا تجھے اٹھائے گی اگر تو نے اس کو چھوڑ دیا تو یہ تجھے قتل کر دے گی۔

اے آدم کے بیٹے! تو اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے اور تو موت تک پہنچنے والا ہے اور رب تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے والا ہے جو کچھ تیری ہمت میں ہے اس کو آکرت کے لئے ذخیرہ کر لے اس کا تجھے موت کے وقت علم ہو گا۔

اے آدم کے بیٹے! اپنے دل کو دنیا میں مت لگا اگر ایسا کرے گا تو ایک چمٹ جانے والے شر سے دل لگائے گا۔ دنیا میں جہاں تک پہنچ چکا ہے رک جا۔ مزید آگے نہ بڑھ۔(بحر الدموع: ۱۲۰)

تیرا اعمال نامہ لکھا جارہا ہے ذرا دھیان کر

امام حسن بصری فرماتے ہیں: "اے آدم کے بیٹے! تیرا اعمال نامہ اتر چکا ہے اور دو بڑی شان والے فرشتے تیرے نگران ہیں ایک تیری دائیں طرف ہے اور دوسرا بائیں طرف۔ جو تیری دائیں طرف ہے وہ تیری نیکیاں لکھ رہا ہے اور جو تیرے بائیں طرف ہے وہ تیری برائیاں لکھ رہا ہے جو چاہے عمل کر لے تھوڑے وعمل کر یا زیادہ عمل کر، جب تو اس دنیا کو الوداع کہے گا تو تیرا یہ اعمال نامہ لپیٹ دیا جائے گا اور اس کو تیری گردن میں لٹکا دیا جائے گا جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کو نکالا جائے گا اور تجھے حکم ہو گا۔ "اپنی کتاب کو پڑھ" (الاسراء: ۱۴)

اپنا اعمال نامہ پڑھ لے آج تو خود اپنے محاسبے کے لئے کافی ہے۔

اے برادر! اللہ کی قسم! جس ذات نے تجھے تیرے نفس کا محاسب بنایا ہے پورا انصاف کیا ہے۔

اے آدم کے بیٹے! سمجھ لے تو نے اکیلے مرنا ہے، تو نے قبر میں اکیلے جانا ہے تو اکیلے کھڑا ہو گا اور اکیلے حساب دے گا۔

اے آدم کے بیٹے! اگر ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار بن جائے اور صرف تو اکیلا اس کا نافرمان ہو تب بھی ان کی فرمانبرداری تیرے کسی کام نہ آئے گی۔" حلیۃ الاولیاء: ۸/۱۰ابحر الدموع: ۱۳۶)

اللہ تعالیٰ کی محبت کو تلاش کر

میری نصیحتوں کو قبول کر اور اس کے دروازہ کے بند ہونے سے پہلے سبقت اور پہل کر یہ تجھے ہر قسم کے طعام وغیرہ سے اور ہر خوشبودار خوشگوار سے بے فکر کر دے گی۔

اسی سے حضرت آدم نے پیا تھا۔ حضرت ذکریا کو آرہ سے چیرا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم خیل اللہ کو آگ میں ڈال دیا گیا تھا جس میں گرنے سے وہ گھبراتے نہ تھے۔ حضرت موسیٰ کا شوق آگے بڑھا اور انھوں نے درخواست کر دی مجھے اپنی زیارت کرا دے تاکہ میں بھی ناظر کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں۔ حضرت داؤد نے شوق اور زبور کو خوش الحانی سے پڑھ پڑھ کر مزے لئے حضرت عیسیٰ جنگلات میں جاتے رہے اور انھوں

نے کسی بستی میں ٹھکانہ نہ بنایانہ کسی شہر میں۔اس کو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہفتہ کے دن حاصل کیا تھااور ان میں زیارت کا بقیہ رہ گیا تھا جس پر بہت سی تعریفات اور فخر بیان کرنے واجب ہوئے۔

ساری کائنات تیرے سامنے ہے اس کا طیب و طاہر شارب (یعنی اللہ کی جنت) کا انتخاب کر اس کا ایک قطرہ نہر کوثر (کا حکم رکھات) ہے یہ تیز گرمی کی پیاس بجھائے گا اس کی نوبت حضرت صدیق اکبرؓ حضرت فاروق اعظمؓ، حضرت سعیدؓ اور دیگر عشرہ مبشرہ رضی اللہتعالیٰ عنہم تک پہنچ چکی ہے۔یہ شروع میں بھی اس کے پینے کے لئے جمع ہوئے۔اور آخر زمانہ نبوت میں بھی۔انھیں اکبرین امت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بزرگان دین نے بھی روحانی فکر اپنائی، تو بھی اہل صفہ (مسجد نبوی میں سکونت پذیر شاگردان رسول ﷺ کی صفت اختیار کر تجھے بھی روحانیت سے کچھ نصیب مل جائے گا۔

اس کی طلب میں تو بھی سارے بہانے چھوڑ دے۔تجھے کیا فرق پڑے گا اگر تو ملامت کا راستہ چھوڑ دے گا، اگر ایسا نہ کیا تو تیرا کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔ سُر سے گنگنا، خوشی سے جھوم یہ مخلوق تیری دوست بن جائے گی اور محبوب (اللہ تعالیٰ) حاصل ہو گا۔مقام سیر کو غیر سے پردہ میں رکھ اور اپنے دل کی حفاظت کر۔اگر تو نے غیر اللہ کی طرف نظر کی تو وہ تجھے اپنے سے دور کر دے گا پھر تیرا کیا بنے گا جب تیرا مالک تجھ سے دور ہو جائے گا۔

اے جماعت فقراء! یہ تمہاری سننے کی بات ہے جو میری بات سن رہا ہے وہ میرے پاس ہے کہ نہیں۔اے ارباب احوال! میں تم سے مخاطب ہوں۔یہ خوبیاں میں تمہارے لئے بیان کر رہا ہوں اور تمہارے قافلے کے ساتھ چل رہا ہوں۔

اے توبہ کرنے والی جماعت! کیا اس قابل فخر جوہر حاصل کرنے کے لئے معصیت کا چھوڑنا تمہارے لئے آسان نہیں ہوا اگر تو اس خطاب سے محروم ہو گیا اور خوشی میں نہ جھوم پھر تو محرومی کے بیابان میں سرگرداں رہے گا۔“

(بحر الدموع: ۱۴۲۔۱۴۳)

خواہشِ نفس اور شیطان کی پیروی مصیبتوں کا گھر ہے

حضرت عطاء ابن سلمیٰؒ نے حضرت عمر بن عبد ایزید سلمیٰؒ سے کہا آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: " اے احمد! دنیا کی خواہش نفس اور شیطان کے ساتھ کی وجہ سے مصیبت پر مصیبت ہے اور آخرت موافقت اور حساب و کاتب کے ساتھ مصیبت پر مصیبت ہے۔ جو ان دونوں مصیبتوں میں پھنس گیا وہ بڑے صدقہ اور مشکل میں ہے اس لئے تو کب تک بھولا بھٹکا کھیل کود میں رہے گا اور زندگی برباد کرے گا۔ ملک الموت تاک میں ہے تجھ سے غافل نہیں اور فرشتے تیرا ایک ایک سانس گن رہے ہیں۔" (بحر الدموع: ۱۴۹)

زبان کا کنٹرول ہزاروں پریشانیوں سے نجات

ایک دانشور کہتا ہے: " اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھ اس سے پہلے کہ تیری مصیبتیں طویل ہو جائیں اور شخصیت مجروح ہو۔ زبان کو قابو کرنے کے سوا اور کوئی شئے ایسی نہیں جس کی حفاظت کی جائے۔ زبان درستی سے دور رہتی اور جواب دینے میں جلد باز ہے۔

ایک عقلمند کہتا ہے:" فضول گفتگو کو چھوڑنا حکمت سے گفتگو کرنے کو جنم دیتا ہے۔ فطری طور پر نظر ترک کرنا خشوع اور خشیت خداوندی پیدا کرتا ہے فضول طعام کو چھوڑنا عبادت کی مٹھاس ظاہر کرتا، ہنسنا ترک کرنا ہیبت خداوندی لاتا ہے، لوگوں کے عیبوں کی جستجو چھوڑنا اپنے عیبوں کی اصلاح کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق میں وہم پرستی کو چھوڑنا شک، شرک اور منافقت کو مٹاتا ہے۔(" بحر الدموع: ۲۱۱

غیبت اور چغل خوری سے بچو

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں: "اے بھائی! خود کو غیبت اور چغل خوری سے محفوظ رکھ یہ دونوں تیرے دین کا نقصان کر رہی ہیں نیک لوگوں کے عمل کو مٹا رہی ہیں اور مسلمانوں کے درمیان عداوت ڈال رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں سے محفوظ فرمائے۔"(بحر الدموع: ۲۲۷)

عید میلاد شیخ الاسلام ابن عثیمین کے نزدیک

سعودی عرب کے بہت بڑے مفتی ابن عثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یوں عید میلاد بھی تقرب الٰہی کے حصول اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے عبادت ہے اور جب یہ عبادت ہے تو کسی کو ہرگز ایسی عبادت کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اللہ کے دین کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جس کا دین سے تعلق نہ ہو یعنی اللہ اور اس کے رسول نے اس کا حکم نہ دیا ہو جیسا کہ عید میلاد کا دین سے کوئی تعلق نہیں اور جب اس کا دین میں کوئی تصور نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور حرام ہے پھر ہم یہ بھی سنتے رہے ہیں کہ عید میلاد کی محفلوں میں ایسی بڑے بڑے حرام کام کا ارتکاب کیا جاتا ہے جنھیں شرعی یا حسی یا عقلی طور پر جائز قرار نہیں دیا جا سکتا ان محفلوں میں گا گا کر ایسی نعتیں پڑھی جاتی ہیں جن میں نبی ﷺ کے بارے میں غلو سے کام لیا گیا ہوتا ہے حتی کہ:۔۔۔نعوذ باللہ۔۔۔۔ آپ کو اللہ تعالی ذات پاک سے بھی بڑا ثابت کیا جاتا ہے عید میلاد منانے والوں کی اس بے وقوفی کے بارے میں ہم سنتے رہتے ہیں کہ ان محفلوں میں ولادت کا قصہ بیان کرنے والے جب یہ کہتے ہیں کہ پھر مصطفی ﷺ کی ولادت ہو گئی تو اس لمحے سب لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس محفل میں رسول اللہ ﷺ کی روح بھی تشریف لے آتی ہے اور اس کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ بے وقوفی کی بات ہے اور پھر یہ ادب نہیں ہے کہ اس لمحے سب لوگ کھڑے ہوں آپ تو اپنے لئے لوگوں کے کھڑے ہونے کو سخت ناپسند فرمایا کرتے تھے یہی وجہ کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جنھیں تمام لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے شدید محبت تھی اور وہ ہم سے کہیں بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بجالانے والے تھے ان کا رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا معمول نہ تھا کیونکہ انھیں یہ معلوم تھا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں اگر آپ اپنی حیات طیبہ میں اسے ناپسند فرماتے تھے تو آپ کی وفات کے بعد محفلوں میں کھڑا ہونا کس طرح پسندیدہ ہو سکتا ہے عید میلاد منانے کی اس بدعت کا رواج پہلی تین افضل صدیوں کے بعد شروع ہوا ہے اور ان محفلوں میں اس طرح کے منکر امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے جس سے دین میں خلل پیدا ہوتا ہے۔۔۔" (فتاوی ارکان اسلام ص:۱۶۴) شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے سچ فرمایا بلکہ اب تو کروڑوں روپے خرچ کر کے گلیوں بازاروں میں روشن کیا جاتا ہے اور ہر طرف جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں بلکہ جلوس نکالے جاتے ہیں جن میں بعض لوگ ڈھول بجاتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں عید میلاد کی نماز بھی پڑھی جاتی ہے۔۔۔افسوس ہے ان لوگوں پر جو صحابہ اور تابعین ائمہ دین، محدثین کرام، علماء کرام ان میں احناف بھی شامل ہیں انھیں ابلیس کہتے ہیں فانا للہ۔۔

فتاوی حصاریہ از محقق العصر مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ (کاوش و پیش کش شیخ الحدیث محمد یوسف راجووالوی حفظہ اللہ، جمع و ترتیب: مولانا ابراھیم خلیل حفظہ اللہ) آٹھ ضخیم جلدوں میں شایع ہو چکی ہے جو فرق باطلہ کے خلاف اور قرآن وحدیث کے پرچار میں انتہائی قیمتی کتاب ہے یہ کتاب ہر لائبریری میں بہت ضروری ہے۔رابطہ ناشر: مولانا عبداللطیف ربانی مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور ۰۳۰۱۴۲۲۷۴۳۷۹

مقالات اثریہ از شیخ خبیب احمد حفظہ اللہ، تقدیم محدث العصر شیخ ارشادالحق اثری حفظہ اللہ۔یہ کتاب اصول حدیث کی نادر اور علمی بحوث پر مشتمل ہے اس میں حسن لغیرہ کی حجیت پر تقریبا دو سو صفحات پر بحث کی گئی ہے، مسئلہ تدلیس پر بھی اتنی ہی بحث ہے، ثقہ کی زیادتی پر بھی ایک انتہائی مفصل مقالہ ہے، کچھ فقہی مباحث بھی ہیں اور کچھ احادیث کی تحقیق بھی شامل اشاعت ہے، علماء اور طلباء کے لئے قیمتی ذخیرہ ہے ، یہ کتاب لاہور ، فیصل آباد ، اسلام آباداور کراچی وغیرہ کے تمام سلفی مکتبوں سے مل سکتی ہے رابطہ ناشر: ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد: ۰۴۱۲۶۴۲۷۲۴

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری گندھیاں اوتاڑ قصور

اس جامعہ میں تین شعبہ جات کام کر رہے ہیں شعبہ درس نظامی، شعبہ حفظ اور شعبہ عصری تعلیم تقریبا250 بیرونی طلباء فری تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور عرصہ آٹھ سال میں 36 علماء کرام درس نظامی سے فارغ ہو چکے ہیں اور پچاس کے قریب حافظ قرآن فارغ ہو چکے ہیں اور بے شمار طلباء میٹرک اچھے نمبروں میں کر چکے ہیں۔یہ سب اللہ تعالی کا فضل و کرم ہے پھر مخیر حضرات کے تعاون ہے کہ ہم یہ دینی کام کر رہ ہیں ۔اس میں دینی کتب کی لائبریری کے لئے اہم مراجع و مصادر کتب کی ضرورت ہے اہل خیر اس کار خیر مین دل کھول کر تعاون کریں۔اور جنریٹر خریدنا ہے اس کے لئے تقریبا دو لاکھ سے زیادہ روپے کی ضرورت ہے تا کہ طلباء کی تعلیم میں نقص لازم نہ آئے احباب خصوصی توجہ دیں اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے، آمین

مدیر الجامعہ: قاری محمد ادریس ثاقب حفظہ اللہ،03008014092

....

عذاب قبر پر قیمتی کتب

ہمارے فاضل دوست مولانا ارشد کمال حفظہ اللہ کی عذاب قبر کی حقیقت اور منکرین عذاب قبر کے رد میں بہترین تین کتب شایع ہو چکی ہیں جو ہر گھر اور لائبریری میں ہونی انتہائی ضروری ہیں یہ کتب ہر سلفی مکتبہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

....

معہد تفہیم الاسلام بدھائی کے نزد شامکوٹ تحصیل و ضلع قصور۔

اس مدرسہ میں دینی اور عصری تعلیم کو یکجا کیا گیا ہے جس میں شعبہ حفظ، مختصر درس نظامی اور سکول کی تعلیم جاری ہیں تقریبا 150 طلباء و طالبات فری تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور 8 اساتذہ کام کر رہے ہیں اب اساتذہ کی تنخواہوں کی پریشانی ہے وہ ماہانہ 30 ہزار بنتی ہیں مخیر حضرات سے اساتذہ کی تنخواہوں کی اپیل ہے تاکہ یہ دین کا بوٹا جاری رہ سکے۔

مدیر الجامعہ: قاری محمد ریاض حفظہ اللہ:03004420362

....

مقالات راشدیہ۔ یہ کتاب سندھ کے مشہور راشدی خاندان کے دو جلیل القدر محدثین محدث العصر امام الجرح والتعدیل محب اللہ شاہ راشدی اور شیخ العرب والعجم محدث العصر بدیع الدین شاہ راشدی رحمھما اللہ کے مختلف مقالات کا مجموعہ ہے اس کی چار جلدیں شایع ہو چکی ہے باقی شایع ہو رہی مکمل کتاب بیس جلدوں میں شایع ہو گی ان شاءاللہ یہ کتاب ہر سلفی کتب خانہ سے مل سکتی ہے۔

....

جھنگ شہر میں فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن ضیاء حفظہ اللہ(سابق شیخ الحدیث جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور) صحیح البخاری اور دیگر علوم وفنون مستقل پڑھارہے علمی پیاس بجھانے کے لئے طلباء جھنگ پہنچ کر شیخ صاحب سے استفادہ کریں۔

....

جمعیت القرآن میاں چنوں

اس تنظیم کے تحت مختلف تفہیم دین کی کلاسز جاری ہیں اہل علاقہ ان کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔

انتظامیہ جمعیت القرآن میاں چنوں کوہ نور فیبر کس مغل بازار:03346895956/03065094013

....

علوم قرآن وحدیث کے متعلق کسی بھی قسم کی رہنمائی کے لئے کسی بھی وقت سکائیپ پر رابطہ کریںibrahim.alhusainwy:

....

سہ ماہی اخبارالنصیحہ اور بہت کچھ انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لئے ہماری ویب WWW.ALBISHARAH.COM یا kalmahaqq.blogspot.comکاوزٹ کریں۔

پہلے اس اخبار کانام النصیحۃ تھااب خیر خواہی کے نام سے شایع ہوا کرے گا۔

....

معہد القرات رتنہ چوک لاہور

اس جامعہ میں شعبہ حفظ اور شعبہ تجوید کی کلاسز مارچ میں شروع ہو رہی ہیں اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے اس میں داخل کروائیں، مدیر الجامعہ: قاری رحمت اللہ کنگنپوری حفظہ اللہ:03004857627

....

ناشر: مرکز التحقیقات الاثریۃ حسین خانوالا ہٹھاڑ تحصیل وضلع قصور۔

03065094013

alhusainwy@gmail.com